جلد ۲۷ | مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵

شاہِ فاروق کی خلافت کا اعلان اور اس کی تردید

گزشتہ سال مصر کے شاہ فاروق کو "خلیفۂ اسلام" بنانے کی جس تجویز کو افواہ کے طور پر بار بار کئی رنگوں میں پھیلایا۔ اور یہاں تک لکھا گیا تھا کہ "حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ کے ستعراقی افسر دنیائے اسلام کے لئے جدید خلیفہ مقرر کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہے ہیں"

اسے حال میں واقعہ کی صورت دے کر شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ لنڈن سے ۲۰ جنوری کو رائٹر نے یہ خبر اکنافِ عالم میں پہونچائی کہ:۔

"قاہرہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج وہاں اس وقت سنسنی پھیل گئی۔ جبکہ ایک ہجوم نے مسجد طولون میں شاہ فاروق کا بطور خلیفۂ اسلام خیر مقدم کیا۔ ہجوم میں مقتدر شخصیتیں امیر سیف الاسلام حسین آف یمن۔ امیر فیصل آف سعودی عرب۔ امیر فیصل کے بھائی امیر خلیل کی تھیں۔ پانچ مصری افسر بھی موجود تھے۔ شاہ فاروق نے امام مسجد کی جگہ امامت کرائی"

اسی پر اکتفا نہ کیا گیا۔ بلکہ اس "خلافت" کی پورے زور سے حمایت بھی کی گئی۔ چنانچہ لکھا:۔

"آج شاہ فاروق نے وہ کام کیا جو خلافت کے بعد کسی اسلامی بادشاہ نے نہیں کیا تھا۔ عربی حلقوں میں شاہ کے اس فعل کی تعریف کی جا رہی ہے۔ کیونکہ عرب بڑی مدت سے دنیائے اسلام میں اتحاد کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ یہ محسوس کیا جا رہا تھا۔ کہ مصر کو عربوں کے متحدہ محاذ کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ شاہ فاروق کے اس فعل سے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عربوں کی راہنمائی کرنے کو آمادہ ہیں۔ آج کی نماز کے وقت عرب شاہزادوں نے جو رویہ ظاہر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب شاہِ فاروق کو اپنا رہنما تسلیم کر لیں گے"

اس رائے زنی کا بین السطور۔ اور قاہرہ کی بجائے لنڈن سے اس خبر کو خاص اہتمام کے ساتھ دنیا میں پھیلانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ لنڈن کو اس معاملہ میں نہ صرف بہت دلچسپی ہے۔ بلکہ اس کی خواہش ہے۔ کہ ایسا ضرور ہو۔

اگرچہ بعد کی اطلاعات نے ظاہر کر دیا ہے کہ اس واقعہ کی جس کے متعلق لنڈن سے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ "ایک ہجوم نے قاہرہ کی مسجد طولون میں شاہ فاروق کا بطور خلیفہ اسلام خیر مقدم کیا"۔ حقیقت سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ شاہ فاروق نے اس مسجد کے امام کی بجائے ۲۰ جنوری کو جمعہ کی نماز خود پڑھائی۔ چنانچہ بعد میں خود رائٹر کو بھی یہی لکھنا پڑا ہے۔ علاوہ ازیں مصری سفیر مقیم لنڈن نے اخبارات میں ایک مراسلہ شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"فریضۂ امامت ادا کرنے سے خلافت کا مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوتا"

تاہم یہ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ جو کسی خود ساختہ خلیفہ کو اپنی اغراض و مقاصد کے لئے آلہ کار بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرمی سے جد و جہد کر رہے ہیں:۔

پہلے پہل صرف شاہ فاروق کے خلیفہ بننے کے امکانات اور اس کے فوائد کا ذکر کیا جاتا رہا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو اس بات کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ کہ وہ کسی کو خلیفہ تسلیم کر سکیں۔ اس کے بعد کچھ آگے قدم بڑھاتے ہوئے شاہ فاروق کے خلیفہ ہونے کی خبر شائع کر دی گئی۔ تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ مسلمانانِ عالم پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ کیا طریق اختیار کرتے ہیں۔ اس پر جب ہر طرف سے مخالفت ہونے لگی۔ تو اس کی تردید کر دی گئی:۔

مسلمانوں نے اس موقعہ پر دو طریق سے مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ "جب تک دنیا بھر کے علماء کی نمائندہ کانفرنس فیصلہ نہ کرے۔ شاہ فاروق کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا"

یہ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر نے اپنے اعلان میں لکھا ہے۔ اور دوسرا طریق یہ ہے۔ جو حکومت ترکی کے وزیر خارجہ نے اختیار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک "ہنگامہ خیز بیان" میں جو پارلیمنٹ کے ممبروں کے سامنے دیا گیا۔ کہا:۔

"ترکی خلافت کو ترک کر چکا ہے اور وہ اسے ایک ایسی انسٹی ٹیوٹ سمجھتا ہے۔ کہ جس سے ترکی کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ ترکی کی حکومت ایک جمہوری حکومت ہے۔ اس لئے مذہبی معاملات جن کا تعلق دیگر ممالک سے بھی ہے۔ ترکی کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں بن سکتے۔ یہ تجویز کہ شاہ مصر کو خلیفہ بنایا جائے۔

یا اس کے لئے کوشش کرنا۔ مسلمان حکومتوں میں کشیدگی پیدا کر دے گا۔ دوسرے مسلمان ممالک کو یہ تحریک کرنا کہ وہ شاہ مصر کو خلیفہ منظور کریں ایک ایسی کوشش ہوگی۔ جو مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑ دے گی۔ اور خواہ مخواہ ناراضگی پیدا کر دے گی"۔

ان حالات سے ظاہر ہے کہ عام طور پر مسلمان اس بات کے لئے تیار نہیں کہ کسی کو ان پر خلیفہ کا نام دے مسلط کر دیا جائے۔ اور چونکہ خلافت مسلمانوں کا ایک نہائت اہم مسئلہ ہے اس لئے حکومت برطانیہ کو بھی اس میں کسی قسم کا دخل نہ دینا چاہیئے۔

ممکن ہے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہوں جو چاہتے ہوں کہ کوئی نہ کوئی خلیفہ ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ عیسائی حکومتوں کا ہی بنایا ہؤا ہو۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے اس قسم کا خلیفہ اور اسکی خلافت نہ صرف مسلمانوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچا سکتی بلکہ سخت نقصان رساں ہوگی۔ خلافت وہی دینی اور دنیوی لحاظ سے کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ بن سکتی ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم ہو ؞

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف سے پہلے کی نسبت اللہ تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا بخار ٹوٹ گیا ہے۔ مگر سردرد کی ابھی شکائت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں شاہد احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن جناب خان محمد عبد اللہ خاں صاحب اور میاں حامد احمد ابن میاں محمد احمد خان صاحب بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دونوں صاحبزادگان کی صحت کے لئے دعا کریں ؞

آج بعد نماز فجر مسجد محلہ دار الفضل میں ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہؤا۔ جس میں چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی نے فیڈریشن کے موضوع پر تقریر کی ؞

کشمیر میں تبلیغ کرنے کی ایک عمدہ تجویز

موسم گرما میں جو احمدی دوست تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے کسی پہاڑی علاقہ میں جاتے ہیں۔ وہ اگر دو چار ملکر وفد کی صورت میں جائیں تو کئی علاقے ایسے ہیں۔ جہاں انہیں تبلیغ احمدیت کا بھی بہت اچھا موقعہ مل سکتا ہے۔ مثلاً علاقہ پونچھ میں تبلیغ کا بہت وسیع میدان ہے۔ اسی طرح جو لوگ کشمیر جاتے ہیں۔ وہ اگر احمدیوں کے ہاں ٹھہرنے کی بجائے ایسے مقامات میں ٹھہریں جہاں احمدی نہیں تو نتائج بہتر نکل سکتے ہیں ؞

علاقہ کشمیر کے کئی ایک ایسے قصبات ہیں جہاں آج تک بہت کم تبلیغ ہوئی ہے یا ہوئی ہی نہیں۔ مثلاً اسلام آباد۔ کولگام۔ شوپیاں۔ پلوامہ۔ پانپور۔ بارہ مولا سوپور۔ ہندواڑہ ان میں اگر باقاعدہ تبلیغ کا انتظام کیا جائے تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔

پس اب کے جو دوست کشمیر جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں ایک دوسرے سے واقف کرا دیا جائے۔ تاکہ وہ پارٹی کی صورت میں جائیں اور عمدگی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں ؞ ناظر دعوۃ و تبلیغ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بعیت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؞

1112	Adam Saltpond	1146	Maryam Saltpond
1113	Sarah "	1147	Hawa "
1114	Abdullah "	1148	Yaqub "
1115	Hawa "	1149	Ismail "
1116	Ali "	1150	Alisa "
1117	Mohammad "	1151	Medina "
1118	Abubekr "	1152	Rahmat "
1119	Maryam "	1153	Hakeem "
1120	Hajira "	1154	Ayesha "
1121	Haruna "	1155	Zakariyya "
1122	Maryam "	1156	Suleman "
1123	Abdal Aziz "	1157	Zakariyya "
1124	Yaqub "	1158	Buker "
1125	Habeeba "	1159	Hawa "
1126	Maryam "	1160	Sara "
1127	Fatima "	1161	Omai "
1128	Amina "	1162	Maryam "
1129	Abdullah "	1163	Amina "
1130	Sakeena "	1164	Hawa "
1131	Fatima "	1165	Nansata "
1132	Musa "	1166	Ibrahim "
1133	Saeed "	1167	Medina "
1134	Alisa "	1168	Adam "
1135	Easa "	1169	Yunsr "
1136	Hawa "	1170	Musa "
1137	Usman "	1171	Mohammad "
1138	Ali "	1172	Sakeena "
1139	Sara "	1173	Ayyub "
1140	Fatima "	1174	Dawood "
1141	Hawa "	1175	Abdul Rahman Saltpond.
1142	Adam "		
1143	Musa "	1176	Mohammad "
1144	Medina "	1177	Ayyub "
1145	Adam "	1178	Fatima "

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک شادی کی تقریب

میرے تاثرات

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

٢٢ جنوری ١٩٣٩ء کو بعد نماز عصر نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں سینکڑوں اصحاب مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی دلہن کے رخصتانہ کے موقعہ پر جمع تھے۔ کہ میں نے حاضرین کو مخاطب کر کے اپنے چند تاثرات بیان کئے۔ جو "الفضل" میں شائع ہو گئے ہیں۔ اب انہی تاثرات کو تفصیل سے اس طرح لکھتا ہوں۔ کہ گویا وہ اس مجمع سے مخاطب ہو کر کہے گئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

بعثت مسیح موعود کے وقت قادیان کی حالت

حضرت امیر المومنین! اور احباب کرام! میں اس وقت چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ آج سے ستر سال قبل قادیان نہ شہر تھا۔ اور نہ قصبہ۔ بلکہ ایک گاؤں تھا۔ جہاں نہ کوئی علمی لائبریری تھی۔ نہ کوئی مدرسہ نہ ڈاکخانہ۔ نہ تارگھر اور نہ ریلوے سٹیشن۔ نہ یہ نئے خوبصورت اور عظیم الشان ... نہ یہاں کوئی اہل علم بستے تھے۔ نہ خواندہ لوگوں کا کوئی مجمع تھا۔ نہ یہاں تجارت تھی۔ نہ کوئی کارخانہ نہ اور کسی قسم کا کوئی مشہور کاروبار تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کی افسردگی

ہاں اسی گمنام گاؤں میں مرزا غلام مرتضٰی نام ایک رئیس عبد المطلب کا ثانی اپنے آباء و اجداد کی گمشدہ شان و شوکت اور اپنے بزرگوں کی اسّی دیہات پر مشتمل ضائع شدہ ریاست کے غم میں نڈھال اور حسرت و افسوس سے پامال اپنے دیوان خانہ میں بیٹھا ایک گہرے غم میں ڈوب کر کبھی اپنے بزرگوں کی عزت۔ شہرت۔ امارت اور حکومت کا تصور کر کے اور کبھی اپنی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور پھر کبھی یہ دیکھ کر کہ اس کے بیٹوں میں سے بڑا بیٹا سرکار اور دربار میں صاحبِ رسوخ اور معزز ہے۔ مگر لاولد ہے۔ اور چھوٹا بیٹا گو صاحب اولاد ہے مگر دنیا سے کنارہ کش ہونے کی وجہ سے نہ سرکار کے کام کا ہے۔ نہ دربار کے کام کا۔ نہ حاکموں سے ملے۔ اور نہ خاندان کی رئیسانہ شان کے برقرار رکھنے کا اسے خیال ہے۔ بلکہ وہ ہے۔ اور مسجد ہے یا وہ ہے۔ اور ایک تنگ حجرہ میں قرآن مجید کی تلاوت۔ خدا کے حضور دعائیں اور طویل سے طویل مراقبہ ہے۔ یہ دیکھ دیکھ کر وہ مسلمان رئیس۔ مگر دنیا دار مسلمان رئیس غم کے آنسو۔ رنج کی آہیں اور افسردگی کے سانس لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دنیا سے کنارہ کشی

جوں جوں اس کی زندگی اپنی دنیوی ناکامیوں اور اپنی ریاست کے تنزل پر زیادہ سے زیادہ تلخی اٹھاتی ہے۔ توں توں اس کا چھوٹا بیٹا دنیا سے زیادہ سے زیادہ کنارہ کش ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر وقت دنیا اور اہل دنیا سے بیش از پیش الگ ہو کر اپنے مولا کے حضور حالتِ تبتل اختیار کرتا جاتا ہے۔ وہ دن کو چھ چھ ماہ تک کے روزوں اور رات کو خشوع سے بھری ہوئی نمازوں میں اس قدر محو ہوتا۔ کہ اگر کوئی شخص اس کے باپ سے پوچھتا۔ کہ آپ کا چھوٹا بیٹا کہاں ہے۔ تو وہ نہایت افسردگی سے کہتا۔ کہ جاؤ دیکھو۔ وہ مسجد میں ہوگا۔ اور اگر وہاں نظر نہ آئے۔ تو دیکھنا مسجد کے سقاوہ کی ٹونٹی میں ہوگا۔ یا وہاں نہ ملے۔ تو کہیں کوئی شخص اسے مسجد کی کسی صف میں نہ لپیٹ گیا ہو۔ اللہ اکبر

یہ تھی اس دنیا دار رئیس کے دیندار بیٹے کی حالت۔ اور یہ تھا اس کا انقطاع الی اللہ۔ کہ اس نے جلوت کو چھوڑ کر محض خدا کے لئے خلوت۔ اور ریاست کا خیال چھوڑ کر محض خدا کی چاکری۔ اور امارت کے حصول کے منصوبے چھوڑ کر محض خدا کے لئے غربت اختیار کی۔ اور کامل بیس برس تک وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ (دعوٰی نبوت سے قبل حضور علیہ السلام کے دل میں خلوت کی محبت ڈالی گئی) کی سنت کے مطابق غارِ حرا کے برابر تنگ حجرہ میں وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا (یاد میں لگا رہ اپنے رب کی اور سب سے منقطع ہو کر اس کے حضور حاضر رہ) کی تصویر بن کر اپنے رشتہ داروں۔ بیوی بچوں۔ دوست۔ آشناؤں۔ غرض سب سے قطع تعلق کر کے اور دنیا پر لات مار کر محض خدا کا ہو کر اسی میں فنا ہو گیا۔ اور اس کی دلی خواہش۔ اور پختہ عزم یہی تھا۔ کہ وہ اس خلوت۔ گمنامی۔ اور عدم شہرت کی حالت میں اس تنگ حجرہ سے قبر کے تنگ و تاریک کونہ میں جا بسے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خدا تعالٰے کا منشاء

مگر اس کے خدا کا یہ منشاء اور ارادہ نہ تھا۔ کہ اس کا یہ بندہ دنیا سے گمنام جائے۔ کیونکہ ہمارے حکیم مطلق خدا کی یہ عجیب سنت ہے۔ کہ جو شخص جس قدر زیادہ اس کی خاطر خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اُسے جلوت میں دھکیلتا۔ اور دنیا کے کونہ کونہ تک اس کے نام کو روشن کرتا ہے۔ یہی اس نے موسٰیؑ سے کیا اور یہی عیسٰیؑ سے۔ اور یہی ہمارے آقا سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کس طرح ممکن تھا۔ کہ ہمارے قادرِ مطلق۔ اور حکیم مطلق خدا کی یہ سنت ہمارے زمانہ میں آکر بدل جاتی کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔

لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحْوِیْلًا

تو ہرگز نہ پائے گا اللہ کی سنت کو بالکل بدلنے والا۔ اور ہرگز نہ پائے گا تو اللہ کی سنت کو ایک موقعہ سے دوسرے موقعہ کی طرف منتقل ہونے والا۔

دنیا کے کناروں تک شہرت

پس اس نے اپنے اس خلوت نشین اور گمنام بلکہ گمنامی ہی میں دنیا سے گزر جانے کے خواہشمند بندہ سے نہایت پرشوکت الفاظ میں فرمایا۔ کہ سجدہ سے سر اٹھا۔ اور سن۔

حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ یعنی وقت آپہنچا ہے۔ کہ تیری مدد کی جائے۔ اور تجھے لوگوں میں شہرت دی جائے۔ اس پرشوکت اعلان کے بعد دوست اور دشمن سب نے دیکھ لیا۔ کہ وہ شخص جو ایک منٹ کے لئے مسجد اور حجرے سے باہر نکلنا نہ چاہتا تھا۔ اور جس کی دلی خواہش تھی۔ کہ کاش کوئی ایک شخص بھی مجھ سے واقف نہ ہو۔ کس طرح دنیا کے کناروں تک اس کی شہرت پھیل گئی۔ کہ ایک امریکہ کے اخبار تک کہتے ہیں۔ کہ ڈوئی کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے مسیح سے مقابلہ کر کے اسلام اور عیسائیت کی سچائی میں موازنہ کرے۔ پھر خدا نے اسے یہ بھی فرمایا۔ کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی یا تو تجھے تیرے گاؤں کے لوگ بھی آکر نہیں ملتے۔ یا عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ دور دراز سے چل کر لوگ تیری زیارت کو آئیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے۔ کہ فرمایا:-

لاتصعر خدك للناس. دیکھنا لوگوں سے ملول و تنگدل نہ ہو جانا اور دیکھنا کسی آنے والے سے اعراض سے پیش نہ آنا۔

دور دراز سے لوگوں کی آمد

پھر کیا یہ بات غلط نکلی۔ اور خدا کا وہ مقبول بندہ گمنامی کی حالت میں ہی دنیا سے چل بسا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ میں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ خدا کے یہ الفاظ اپنی پوری شان سے صادق ٹھہرے۔ میں نے اس شخص کی ملاقات کے لئے بمبئی سے آسام اور گلگت سے حیدرآباد دکن تک یعنی ہندوستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کو آتے اور اس کے ہاتھ چومتے اور اس کے ہاتھ پر اپنے ہزاروں گناہوں سے توبہ کرتے اور رو رو کر اپنی غلطیوں پر نادم ہوتے۔ اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے حقیقی آقا اور مولیٰ سے تعلق عبودیت باندھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بلکہ میں نے عرب کے شہر جدہ اور ملک شام کے شہر طرابلس کے لوگوں کو محض اس کی ملاقات اور زیارت کے لئے اتنے دور دراز علاقوں سے اس کے حضور پہونچتے دیکھا۔ بلکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے میری موجودگی میں امریکہ کے ایک شخص سے کہا کہ تمہارا قادیان مجھ سے ملنے کے لئے آنا یاتون من کل فج عمیق کا مصداق ہے

تحائف کی آمد

اسی طرح اس کے خدا نے اُسے فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یعنی الٰہی رزق اور تحائف دور دراز علاقوں سے تیری خدمت میں پیش ہوں گے یہ الہام بھی پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔ اور میں خود اس کا چشم دید گواہ ہوں کہ میں نے ہزاروں تحائف کیا نقدی کی صورت میں اور کیا پھلوں کی شکل میں اور کیا اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑوں اور سامان کے رنگ میں بارش کی طرح نہائت عقیدت اور ادب اور قبولیت کی التجا سے اس کے حضور پیش ہوتے دیکھے۔ یہاں تک کہ وہ خود کہتا ہے۔

لفاظات الموائد کان اکلی
فصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی یا تو میری حالت یہ تھی۔ کہ مجھ گوشہ نشین کو میرے گھر والے سب کو کھلا پکا کر تھوڑا سا کھانا قوت لایموت کے طور پر بھیج دیا کرتے تھے۔ یا اب یہ حالت ہے کہ خاندانوں کے خاندان میرے دسترخوان پر رزق کریم اور آسمانی مائدہ کھا رہے ہیں۔ اور یہ سب یاتیک من کل فج عمیق کی تفسیر ہے۔ اس کے اس قول کے صحیح ہونے کا میں نہ صرف عین الیقین بلکہ حق الیقین کے طور پر گواہ ہوں۔ کیونکہ برسوں سے اس کا دسترخوان لوگوں کے آگے بچھانے اور پر کھانا چننے اور مہمانوں کے آگے خادموں کی طرح کمربستہ ہو کر خدمت کرنے کا شرف اور فخر مجھے حاصل ہے اور خدا کی قسم کہ میں نے خود ایک ایک وقت بیس بیس ہزار مہمانوں کے آگے اس کی طرف سے اس کے دسترخوان پر کھانا چنا۔ اور اتنے عظیم الشان مجمع کو کھانا کھلایا ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ باہر سے آنے والے تو کیا خود قادیان میں ہم سب جو سات آٹھ ہزار احمدی مرد و زن رہتے ہیں سب اس کے مائدہ پر روز و شب الوان نعمت کھاتے۔ اور اس کے پُر عافیت دار میں امن اور عزت سے زندگی بسر کرتے ہیں

سادات کے خاندان سے تعلق

پھر ایک الہام اس گوشہ نشین کو یہ ہوتا ہے الحمد للہ الذی جعل لک نسبا وصہرا یعنی جس طرح تیرے آباء و اجداد کو خدا نے عزت اور وجاہت دی تھی۔ اور تیرا خاندان کسی زمانہ میں ایک مشہور و معروف خاندان تھا۔ اسی طرح خدا دہلی کے یقینی صحیح النسب سادات کے ایک مشہور و معروف خاندان سے تیرا تعلق دامادیت قائم کرے گا۔ اور یہ سنکر جب اس گوشہ نشین فقیر کو خیال پیدا ہوا کہ اس شادی کے اخراجات کہاں سے آئیں گے۔ اور شادی کے بعد خانہ آبادی کی کیا صورت ہوگی۔ تو اس قادر مطلق نے اُسے فرمایا۔

ہر کہ بائد نو عروسے را ہمہ سامان کنم

یعنی اس شادی خانہ آبادی کے تمام لوازم میں خود مہیا کروں گا۔

خدا کے ان پُرشوکت اور تحدی سے بھرے ہوئے وعدوں کے بعد ہم نے خود دیکھا۔ کہ یہ وعدے ایک ایک کے پورے ہوئے اور حضور کی شادی خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے خاندان میں ہوئی۔ اور ایک مبارک خاتون جو یقیناً ہاجرہ اور سارہ سے اپنی عزت اقبال اور برکات میں کسی طرح کم نہیں حضور کے نکاح میں آئی۔ جس کے وجود پر ہمیں فخر ہے کیونکہ ہمارا سارا شرف اسی سے وابستہ ہے۔ یقیناً یہ مبارک خاتون ہزاروں خاندانوں قبیلوں اور قوموں کی ماں کہلانے والی ہے۔ اور یقیناً اس کا وجود اس کے نام نصرت جہاں بیگم کی طرح ساری دنیا کی نصرت کا باعث ہونے والا ہے۔ کیونکہ یہی وہ پاک خاتون ہے کہ جس کے بطن سے خدا کے آخری موعود کی موعود اولاد پھیلنے والی ہے ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

بہت بڑی نسل کی خوشخبری

پھر خدا نے اپنے اس بندے سے جو اپنی پہلی اولاد سے منقطع ہو کر اہل و عیال کے جنجال سے بالکل الگ ہو کر گوشہ نشین ہو چکا تھا۔ فرمایا ترٰی نسلا بعیدا۔ یعنی تو ایک ایسی نسل جو مکان کے لحاظ سے دنیا کے کناروں تک پھیل جانے والی اور زمانہ کے لحاظ سے قیامت کے دامن سے اپنا دامن ملانے والی نسل دیکھے گا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کا یہ وعدہ غلط نکلا۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اس الہام کے بعد خدا نے اپنے اس دنیا سے منقطع بندے کو لڑکوں پر لڑکے اور لڑکیوں پر لڑکیاں دیں۔ اور آج جبکہ اس وعدہ پر ساٹھ برس بھی پورے نہیں ہوئے۔ اس کے بیٹے اور بیٹیاں پوتے اور پوتیاں نواسے اور نواسیاں پرپوتے اور پرپوتیاں پرنواسے اور پرنواسیاں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور گو آج اس کی نسل گنی جاسکتی ہے مگر یقیناً یاد رکھو کہ آج سے ایک سو سال نہیں گزریں گے کہ آسمان کے ستارے تو گنے جاسکیں گے۔ مگر اس کی نسل نہ گنی جاسکے گی۔ کیونکہ خدا کا یہ بندہ گو آذر کا بیٹا نہیں مگر ابراہیم ضرور ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تازہ تقریب شادی

اور آج جس تقریب میں ہم سب شریک ہیں وہ اس الہام ترٰی نسلا بعیدا کی شان کی عملی تصویر ہے۔ کیونکہ دولہا خدا کے مسیح کی نسل بعید یعنی اس کا پوتا اور دولہن بھی اس کی نسل بعید یعنی اس کی نواسی ہے۔ اس لئے اس تقریب پر ہم جس قدر بھی خوشی اور مسرت کا اظہار کریں اسی قدر ہم حق پر ہوں گے۔ اور جس قدر بھی سجدات شکر ہم بجا لائیں۔ اسی قدر ہم اپنے فرض کو بجا لانے والے ہونگے

ایک بڑی جماعت

سوائے معزز حاضرین آپ جو سینکڑوں کی تعداد میں اس مجمع میں تشریف فرما ہیں۔ خدا کے اس پاک بندے کے وعدہ کے مطابق جمع ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس سے خدا نے انگریزی زبان میں مخاطب ہو کر فرمایا تھا I shall give you a large party of Islam یعنی میں تجھے مسلمانوں کی ایک بھاری جماعت دوں گا۔ یہ الہام اس وقت کا ہے۔ جبکہ اس مرد خدا کے ارد گرد کوئی جماعت نہ تھی۔ بلکہ وہ اکیلا تھا یا آج یہ عالم ہے کہ لاکھوں مسلمان اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہیں۔ اور صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مشرق بعید یعنی جاوا اور سماٹرا سے لیکر مغرب بعید یعنی مغربی افریقہ بلکہ مغرب اقصیٰ

یعنی امریکہ تک گردہ در گروہ اس کی طرف منسوب ہونا اپنے لئے باعث صد فخر یقین کرتے ہیں۔ پس اے دوستو آپ کا اس جگہ جمع ہونا۔ اس کی صداقت کی ایک دلیل اور اس کے راستباز ہونے پر ایک برہان اور اس کے سچے ہونے کا ایک گواہ ہے۔

قادیان کی عظیم الشان ترقی

اے معزز حاضرین اپنے خیالات کو تھوڑی دیر کے لئے پچاس برس قبل بیت الفکر کے تنگ حجرہ کی طرف لے جاؤ کہ وہاں ایک گوشہ نشین خدا کے حضور اسی میں فنا ہو کر مراقبہ میں بیٹھا اسلام کی عزت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور قرآن مجید کی عزت کے دوبارہ قیام کے لئے رورو کر دعائیں مانگ رہا ہے۔ اور پھر باہر نکل کر دیکھو کہ اس بستی میں نہ دنیا تھی۔ اور نہ دین نہ روحانیت تھی۔ نہ جسمانیت نہ ایمان تھا۔ اور نہ تہذیب پھر آج پچاس سال کے بعد کی حالت دیکھو کہ اس کی دعاؤں کے مطابق اس کی زاریوں کے موافق اس کی التجاؤں کو پورا کرنے کے لئے اس کی آہوں کو سنکر خدا نے اس بستی کو کیا سے کیا بنا دیا۔ دنیا کے لحاظ سے دیکھو تو مدارس کالج۔ اخبارات پریس۔ تار۔ ڈاک۔ ریل۔ ٹیلیفون اور بجلی کیا کچھ یہاں نہیں؟ اور دین کے لحاظ سے دیکھو تو نمازیں اور روزے حج اور زکوٰۃ چندے اور صدقات تہجد ین اور نوافل تعلیم اور تربیت دعوت اور اشاعت۔ تالیف اور تصنیف جہاد اور تبلیغ کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ کونسی خوبی ہے جو یہاں نہیں۔ کونسا وصف ہے۔ جس سے ہماری جماعت محروم ہے۔ اذان ہوتی ہے۔ اور قادیان کی بارہ تیرہ مسجدیں نمازیوں ہاں خدا کے حضور رورو کر دعائیں کرنے والے اس کے حضور گڑ گڑا کر التجائیں کرنے والے نمازیوں سے بھرپور ہو جاتی ہیں۔ نمازیں ختم ہوتی ہیں۔ تو خدا کی پاک کتاب اس کے رسول کی پاک حدیثیں اس کے مسیح کے پاک اقوال کا درس ہوتا ہے۔ رات کے تین بجتے ہیں۔ کہ خدا کے سینکڑوں پاک بندے اس پاک بستی میں اپنے بستروں کو چھوڑ کر اس کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس کو دیکھو اُسے اشاعت اسلام اور دین حق کے پھیلانے کی دھن ہے۔ اخبارات ہیں۔ تو دنیوی لغویات سے پاک محض اسلام پھیلانے کے لئے ہیں۔ رسائل ہیں تو وہ فقط دین برحق کی خدمت کے لئے ہیں۔ انگریزی خوان ہیں۔ تو دیندار ہیں۔ عربی خوان ہیں۔ تو روشن خیال اور علوم جدید سے آگاہ ہیں۔ امراء ہیں تو غریبوں کے آگے جھکنے والے غرباء ہیں تو حرص اور سوال سے بچنے والے شادی اور بیاہ ہیں۔ تو رسوم سے پاک۔ غمی ہے تو ماتم اور خلاف شریعت امور سے مبرا یہاں کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ تو خدا کے لئے جدا ہوتے ہیں۔ تو اسی کی خاطر غرض قادیان کیا ہے؟ مدینہ طیبہ کا مثیل۔ اور یہاں کے لوگ کیا ہیں؟ وہی انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم کے مثیل۔ اے معزز حاضرین جب سے میں اس مجلس میں آکر بیٹھا ہوں کبھی پچاس سال قبل خدا کے ایک فانی بندے کی گمنامی اور گوشہ نشینی کو دیکھتا ہوں۔ اور کبھی اس کے الہامات کو تصور میں لاتا ہوں۔ اور پھر کبھی اس تقریب اور اس عظیم الشان مجمع کو دیکھتا ہوں اور دل بے اختیار ہو کر کہتا ہے۔ کہ اگر بابل کا ابراہیم مصر کا موسیٰ۔ ناصرہ کا مسیح اور مکہ کا محمد صلوات اللہ علیہم خدا کے سچے اور راستباز اور موعود بندے تھے۔ تو یقیناً بغیر کسی فرق کے قادیان کا احمد بھی اسی کا موعود اور راستباز بندہ ہے۔

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

نغمہ ہائے حالِ دلِ زار

یہ تو میں کیونکر کہوں تیرے فداکاروں میں ہوں
میں سراپا عجز ہو کر۔ نازبرداروں میں ہوں
میری کشتی ہے بھنور میں اور میں بیدست و پا
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
مال و جاں دینے سے جنت مل رہی ہے آجکل
وہ بھی دن تھے لوگ کہتے۔ آدمی ہے کام کا
سست گامی پر مری افسوس کرتے ہیں تمام
یاد کر کے وہ اگلی صحبتیں اے ہمدمو!
اس صدی کے سر پہ یہ اعلان احمد نے کیا
منزلِ مقصود پر تم سب کو میں پہنچاؤں گا
میری قسمت اچھی تھی اس بزم میں شامل ہوا
جب سے ساقی نے پلایا خود مجھے اک جام مے
مجھ سے بڑھ کر کون ہے آزاد پھر دل شاد بھی
جانشینی کے لئے حق نے کیا وہ انتخاب
حسن و احساں میں نظیر مہدی موعود ہوں
اک نگاہِ لطف ہو جائے تو با صد داغِ دل
ہو نہیں سکتا کہ ہو تو بستہ فتراک دوست
رحمتِ حق آسماں پہ دے رہی ہے یہ صدا
پردہ پوشی کرتا ہوں ہر توبہ کرنے والے کی
عید اضحےٰ آکے یہ رازِ دروں سمجھائے گی
عید قرباں آکے قربانی کی رہ بتلائے گی
مجلس خدام کے ممبر بنو۔ خدمت کرو

ہاں یہ سچ ہے میں خطاکاروں گنہگاروں میں ہوں
پاس تو کچھ بھی نہیں لیکن خریداروں میں ہوں
ایک طوفانی سمندر کے کناروں میں ہوں
با دلِ مجروح و محزوں سینہ افگاروں میں ہوں
ہائے میں دنیائے دوں کے لغو بیوپاروں میں ہوں
اور اب تو بخت برگشتہ زیاں کاروں میں ہوں
پھر وہ دن آئیں الٰہی تیز رفتاروں میں ہوں
چشم سے چشمے رواں رہتے ہیں خونباروں میں ہوں
میرے پیچھے پیچھے آؤ میں ہی سالاروں میں ہوں
حضرتِ باری تعالیٰ کے خاص الخاص اخیاروں میں ہوں
یہ اسیر فضل ہے ورنہ گنہ گاروں میں ہوں
ہے عجب مستی کا عالم اور ہشیاروں میں ہوں
ان کی زنجیر محبت کے گرفتاروں میں ہوں
جو بجا کہتا ہے میں احمد کے معماروں میں ہوں
لا یمسّہٗ سے ظاہر ہے کہ ابراروں میں ہوں
میں یہ سمجھوں گا کہ صبح و شام گلزاروں میں ہوں
اور پھر کہنا پڑے اسکو کہ میں خواروں میں ہوں
آگے بڑھ آؤ کہ اب بڑھکے غفاروں میں ہوں
ایک میں ہی ہوں حقیقت میں گو ستاروں میں ہوں
زندہ رہنا ہو تو اپنے داربرداروں میں ہوں
ذبح ہو جاؤں تو میں ان کے فداکاروں میں ہوں
پھر یہ کہنے کا تمہیں حق ہے رضاکاروں میں ہوں

جاں نثاری سے ملا کرتی ہے اک تازہ حیات
بڑھ کے اکمل کہہ بھی دو تیرے فداداروں میں ہوں

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

غیر مبایعین کیلئے حضرت خلیفہ اول رضؓ کا اسوہ قابل تقلید ہے یا مولوی محمد احسن صاحب کا

پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے اپنی پارٹی کے امیر اور اپنی انجمن کے پریذیڈنٹ کے ساتھ آئے دن دست و گریبان ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات صورت حالات کو اتنا پریشان بنا دیتے ہیں۔ کہ جناب امیر کو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ اس عہدہ سے استعفیٰ پیش کر دیں۔ اور لطف یہ ہے کہ اس باہمی تکرار اور بے راہ روی کو یہ لوگ آزادی رائے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسے اسلامی تعلیم کے رو سے ضروری قرار دیتے ہیں۔

پیغام ۹ جنوری میں اس قسم کے رویہ کی تائید میں ایک "دلچسپ واقعہ" درج کیا گیا ہے۔ مولوی مصطفیٰ خان صاحب ایڈیٹر اسلامک ورلڈ کا بیان ہے کہ ان سے مولانا سید محمد احسن صاحب مرحوم نے بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی تصنیف میں مشغول تھے۔ اور کئی روز تک ظہرین کی نمازیں آپ کے حکم سے جمع ہوتی رہیں۔ مولوی صاحب کو خیال گذرا کہ یہ ناجائز ہے۔ چنانچہ اگلے روز ظہر کے موقعہ پر مولوی صاحب کا یہ اعتراض حضور علیہ السلام کے پیش کیا گیا۔ اور حضور نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں فرمایا۔ کہ ہم تحدی کر چکے ہیں۔ کہ فلاں تاریخ تک کتاب شائع ہو جائے گی اس وجہ سے اطمینان قلب حاصل نہیں۔ اور فکر ہے کہ کتاب اعلان کے مطابق ختم ہو جائے۔ اس لئے ہم مجبوراً نمازیں جمع کر لیتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کی اس سے تشفی نہ ہوئی۔ اور آپ نے اس کے متعلق حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی خدمت میں رقعہ تحریر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے مولوی صاحب کے رقعہ پر ہی یہ شعر لکھ کر واپس کر دیا ؎

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

لیکن مولوی صاحب اس سے اور "برہم" ہوتے۔ اور پھر یہی اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دیا۔ حضور نے پھر اس کا وہی جواب دیا اور یہ بھی فرمایا۔ کہ "ہم کسی کاہلی سستی یا تن آسانی کے لئے نمازیں جمع نہیں کرتے بلکہ دینی جہاد میں مشغول ہیں۔ اور کتاب لکھنے میں دن رات مصروف رہتے ہیں جب یہ حالت نہ رہے گی۔ تو پھر ہم حسب معمول نمازیں جدا گانہ پڑھا کریں گے"۔

لیکن مولوی محمد احسن صاحب پھر بھی مطمئن نہ ہوتے۔ اور دل میں شبہات لئے رہے حتیٰ کہ ایک رویا دیکھی۔ اور اس کے بعد یہ اعتراض دور ہوا۔ یہ واقعہ تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"میں اپنے احباب سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ روایات سلسلہ کو تازہ رکھیں گے کہ یہی صحیح طور پر اسلامی روایات ہیں۔ اور ان ہی میں ان کی اپنی بلکہ نسل انسانی کی بزرگی و برتری مرکوز ہے"۔

اس پر سوال یہ ہے۔ کہ کونسی روایات کو تازہ رکھنے کی غیر مبایعین کو تلقین کی گئی ہے۔ اس واقعہ سے دو رنگ کی روایات ظاہر ہیں۔ ایک مولانا محمد احسن صاحب کا طرز عمل۔ دوسرا اس انسان کا جسے وابستگانِ پیغام صلح معہ مولانا محمد احسن صاحب چھ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا جانشین۔ جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا عالم و قرآن دان اور حضور علیہ السلام کے بعد جماعت کا سب سے بڑا متقی اور صاحب ایمان تسلیم کرتے رہے ہیں۔ اول الذکر وہ شخص ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمازوں کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ حضور نعوذ باللہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف عامل ہیں۔ اور نماز جیسی بنیادی بات میں بھی شریعت اسلامیہ کے احکام کی پابندی سے قاصر ہیں وہ اپنے شبہات کو حضور کے سامنے پیش کرتا ہے حضور اسے جواب دیتے ہیں مگر وہ مطمئن نہیں ہوتا۔

دوسرا انسان وہ ہے۔ کہ جب اس کے سامنے یہ وسوسہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے ؎

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

غور کرو۔ کس قدر فنائیت ہے۔ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں کس قدر عجز اور ہیچمدانی کا اعتراف ہے۔ انانیت اور خود رائی سے کس قدر بُعد ہے۔ وہ اس شبہ پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا اور اس پر علمی اور تحقیقی بحثوں کو بالکل لغو قرار دیتا اور شبہ پیش کرنے والے کے نہایت خوبصورت الفاظ میں مامور اور اس کے پیرو۔ حقیقی پیر و مرید اور طالب و مطلوب کے تعلقات کی وضاحت کرتا ہے اور بتاتا ہے۔ کہ اگر ان کے اندر اتنا بھی ایمان نہ ہو۔ کہ وہ نماز ایسے اہم اور بنیادی مسئلہ میں امام وقت کی صحت اور اصابت رائے پر اعتماد کر سکے۔ تو پھر اس کا ایمان کس کام کا۔ اگر مرید کے اندر اس قدر انانیت اور خود بینی ہو۔ کہ وہ ایسے اہم امور میں بھی مامور کے فیصلہ کو قطعی طور پر صحیح ماننے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو ایسی بیعت سے کیا فائدہ۔

آج کہ پیغام یہ واقعہ پیش کر کے "اپنے احباب سے یہ توقع" رکھتا ہے کہ وہ روایات سلسلہ کو تازہ رکھیں گے"۔ ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس واقعہ میں سے وہ کونسے طرز عمل کی پیروی اپنے احباب کے لئے پسند کرتا ہے۔ کس کا اسوہ اس کے نزدیک قابل تقلید ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب کا یا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا۔

دراصل پیغام صلح نے یہ واقعہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی تقلید کرنے کے لئے اپنے احباب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور امام وقت سے بغاوت۔ سرکشی اور انانیت و استکبار کی عادت اور اس کی دوسروں میں اشاعت کے جنون نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے طریق عمل تک جو اس واقعہ سے ثابت ہے اس کی نظر کو پہنچنے ہی نہیں دیا۔ اسی جذبہ کے ماتحت اس نے اتنا بھی خیال نہیں کیا۔ کہ اپنے باغیانہ خیالات کی تائید میں وہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کا جو واقعہ پیش

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران "الفضل" کا چندہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء سے ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جن اصحاب نے گذشتہ ماہ وی-پی رکوا دئیے تھے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں وہ ۸ فروری ۱۹۳۹ء سے قبل اپنا اپنا چندہ بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ یا دفتر کو وی پی روکنے کی اطلاع دے دیں۔ اگر وہ ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت اختیار نہیں فرمائیں گے تو ان کے نام ۱۰ فروری کو وی پی بھیج دئیے جائیں گے۔

احباب یہ بات نوٹ فرمالیں کہ ۸ فروری کے بعد وی پی روکنے کی کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ اس فہرست میں بعض ان احباب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کرتے ہیں۔ ان کے اسماء کا اندراج محض اطلاع کی غرض سے ہے۔ تا وہ چندہ کی رقوم خود بخود بھجوا دیں۔ ان کے نام وی پی ارسال نہیں ہوں گے۔ خاکسار مینجر

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۲۱۳۵- سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۵۲- محمد اسماعیل نظام الدین صاحب
۱۲۱۷۲- محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۵- چوہدری مہتاب دین صاحب
۱۲۲۱۴- ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۲۲- جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۲۷- منشی غلام محمد صاحب
۱۲۲۴۹- چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۷۹- شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۳۰۰- چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۶- ملک غلام حسین صاحب
۱۲۳۲۹- ڈاکٹر سید احمد صاحب
۱۲۳۳۰- سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۵۱- چوہدری فیض احمد صاحب
۱۲۳۶۹- ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۸۶- میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۴۰۵- ظہور احمد صاحب
۱۲۴۸۱- چوہدری راجہ خانصاحب
۱۲۴۸۲- چوہدری منوہر دین صاحب
۱۲۴۹۹- شیخ خادم حسین صاحب
۱۲۵۰۵- غلام مصطفٰے صاحب
۱۲۵۱۰- میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۱۱- سردار محمد صاحب
۱۲۵۸۵- منشی محمد ابراہیم صاحب شاد
۱۲۵۸۸- عبدالحکیم صاحب
۱۲۵۹۲- سید محمد شاہ صاحب
۱۲۶۱۵- ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۲۳- بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۵۰- عبدالمجید خانصاحب
۱۲۶۵۱- ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۰- حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۷۴- غلام جیلانی صاحب
۱۲۶۷۵- سید احمد شاہ صاحب
۱۲۶۷۸- ایم-اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۷- بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۸۸- محمد شفیع صاحب
۱۲۷۲۰- شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۲۵- جیوے خانصاحب
۱۲۷۴۳- سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۴۴- مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۵۹- چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۹۶- ملک محمد سعید خانصاحب
۱۲۸۱۳- ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
۱۲۸۱۸- مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۴۸- شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴- بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۱- محمد صفیان علی صاحب
۱۲۸۶۶- محمد رشید خانصاحب
۱۲۸۶۷- ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
۱۲۹۰۳- میاں عباس احمد صاحب
۱۲۹۲۰- ملک غلام نبی صاحب
۱۲۹۳۷- ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۳۰۲۱- مولوی نور محمد صاحب
۱۳۰۳۸- مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۳۹- ماسٹر عطاء اللہ صاحب
۱۳۰۵۴- ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۵۹- حافظ محمد اسحٰق صاحب
۱۳۰۶۱- محمد رمضان صاحب
۱۳۰۷۱- مرزا بشیر احمد صاحب
۱۳۰۸۳- فضل الرحمٰن صاحب
۱۳۰۹۸- مبارک احمد خانصاحب
۱۴۰۰۶- آر-اے ڈاکٹر صاحب
۱۴۰۱۵- سیٹھ محمد علی صاحب
۱۴۰۴۹- مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۴۰۶۳- مسٹر اللہ داد خانصاحب
۱۴۱۲۵- سیکرٹری صاحب تبلیغ
۱۴۱۴۲- عبدالحکیم صاحب
۱۴۱۴۶- چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۴۹- ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
۱۴۱۵۲- خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۱۵۷- ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۶۴- عبدالمجید خانصاحب
۱۴۱۹۷- مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۰۲- شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۲۲۴- شیخ محمد لطیف صاحب
۱۴۲۵۲- اے-وی ابوبکر صاحب
۱۴۲۶۵- مولوی غلام احمد شاہ صاحب
۱۴۳۰۶- چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۲۰- گل محمد خانصاحب
۱۴۳۳۲- احمدیہ ٹریڈنگ ایجنسی
۱۴۳۴۴- مستری محمد رمضان صاحب
۱۴۳۴۷- فتح محمد صاحب
۱۴۳۶۰- چوہدری فتح الدین صاحب
۱۴۳۹۶- چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۴۰۲- چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۰۷- ایم عبداللہ خانصاحب
۱۴۴۱۱- امیر عالم صاحب
۱۴۴۴۳- مولوی چراغ دین صاحب
۱۴۴۴۶- مولوی نظام دین صاحب
۱۴۴۵۳- مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۴۴۶۴- محمد ثناء اللہ صاحب
۱۴۴۴۷- سید ایوب شاہ صاحب
۱۴۴۵۲- سید رشید احمد صاحب
۱۴۴۵۵- چوہدری فضل کریم صاحب
۱۴۴۷۱- میاں محمد شفیع صاحب
۱۴۴۸۵- سخی محمد صاحب
۱۴۴۸۶- ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۹۱- غلام مرتضٰے صاحب
۱۴۴۹۲- محبوب حسین صاحب
۱۴۴۹۹- مولوی غلام محی الدین صاحب
۱۴۵۰۲- شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۷- ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۲۹- چوہدری ولی محمد صاحب
۱۴۵۳۵- مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۳۹- شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۲- مرزا احسن بیگ صاحب
۱۴۵۴۴- بشیر احمد صاحب
۱۴۵۴۷- محمد یوسف صاحب
۱۴۵۵۵- اے-آر شیخ صاحب
۱۴۵۶۸- ایس رفیق سجانی صاحب
۱۴۵۷۶- مولوی محمد صدیق صاحب
۱۴۵۸۸- ملک عبدالمجید خانصاحب
۱۴۶۰۱- الطاف حسین صاحب
۱۴۶۰۷- فضل الٰہی بشیر احمد صاحب
۱۴۶۰۸- چوہدری عبدالحمید خانصاحب
۱۴۶۰۹- محمد مبارک اللہ صاحب
۱۴۶۱۲- نورجہاں بیگم صاحبہ
۱۴۶۱۴- محمد انور خانصاحب
۱۴۶۱۵- سید مقبول حسین صاحب
۱۴۶۱۸- محمد سعید صاحب
۱۴۶۲۴- چوہدری ابوالخیر سعید احمد صاحب
۱۴۶۲۵- نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷- عبدالسلام صاحب
۱۴۶۳۵- ڈاکٹر علم دین صاحب
۱۴۶۳۸- منشی بلال احمد صاحب
۱۴۶۴۴- سید احمد خانصاحب
۱۴۶۵۶- اسرار احمد خانصاحب
۱۴۶۵۹- ملک محمد حسین صاحب
۱۴۶۶۹- آغا عبداللطیف صاحب
۱۴۶۷۰- سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۴۶۷۴- راجہ محمود امجد صاحب
۱۴۶۷۷- ملک غلام محمد صاحب مجوکہ
۱۴۶۸۱- حافظ بشیر احمد صاحب
۱۴۶۸۶- ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب
۱۴۷۰۷- محمد عبدالحق صاحب
۱۴۷۰۸- بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۵- سید علی شاہ صاحب
۱۴۷۲۳- چوہدری مسعود احمد صاحب
۱۴۷۲۷- نذیر حسین صاحب
۱۴۷۲۹- میر ضیاء اللہ صاحب
۱۴۷۳۰- عبدالحکیم صاحب
۱۴۷۳۱- حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۴۷۳۲- چوہدری یوسف علی خانصاحب
۱۴۷۳۳- نظام الدین صاحب
۱۴۷۳۵- سید غفار صاحب
۱۴۷۳۸- محمد منظور احمد خانصاحب
۱۴۷۴۵- میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۴۹- اکبر محمود صاحب
۱۴۷۵۰- شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۱- محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۷۵۲- سید ولی محمد صاحب
۱۴۷۵۳- چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب
۱۴۷۵۵- منصور احمد صاحب
۱۴۷۵۶- عبدالرشید صاحب
۱۴۷۵۷- سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۴۷۵۸- چوہدری سلطان علی صاحب
۱۴۷۵۹- چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۷۶۰- مولوی شاہ دین صاحب
۱۴۷۶۶- اے-ایس مہاجر صاحب
۱۴۷۷۱- شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۷۴- عبدالرشید صاحب
۱۴۷۸۲- غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶- حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹- حسین محمد صاحب
۱۴۷۹۰- غلام علی صاحب
۱۴۷۹۴- مولوی صلاح الدین صاحب
۱۴۷۹۵- چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۴۷۹۷- ایس ناک محمد افضل صاحب
۱۴۸۰۱- چوہدری منظور حسین صاحب
۱۴۸۰۶- چوہدری افتخار احمد صاحب
۱۴۸۱۲- بابو ضیاء اللہ صاحب
۱۴۸۲۲- مولوی بشیر احمد صاحب
۱۴۸۲۵- ایم-اے قادر صاحب
۱۴۸۲۶- شہزادہ محمد عثمان صاحب
۱۴۸۴۷- محمد اسلم صاحب
۱۴۸۵۲- فرینڈ اینڈ کو

محکمہ زراعت کی معرفت کنوؤں میں بورنگ کرانا

چاہات آبپاشی میں پانی کی مقدار کو زیادہ کرنے کی غرض سے محکمہ زراعت پنجاب نے بعض شرائط کے ماتحت کنوؤں میں بورنگ کا انتظام اپنے ذمے رکھا ہے بورنگ ہاتھ سے چلنے والی مشین کے ذریعہ ۳۰۰ فٹ کی گہرائی تک کیا جاتا ہے جس کے متعلق جملہ اخراجات کا تخمینہ درخواست دینے پر محکمہ مذکور کے "ویل سپروائزر" صاحب مہیا کرتے ہیں۔ تخمینہ موصول ہونے پر مالک چاہ کو حسب قواعد تحصیلدار یا سپروائزر علاقہ کو درخواست دینی ہوتی ہے۔ اور رقم تخمینہ کی ادائیگی میں وہ یا تو نقد روپیہ خزانہ تحصیل میں داخل کراتا ہے یا تقاوی کے لئے درخواست دیتا ہے۔ بورنگ کے بعد سب ڈویژنل آفیسر یا سپروائزر بورنگ کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کرتے ہیں۔ اگر بورنگ نکما ثابت ہو تو پائپ وغیرہ نکال کر مالک کی ادا کردہ قیمت حسب ادائیگی کے مطابق اس کو لوٹا دی جاتی ہے (محکمہ اطلاعات)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مردان ۲۶ جنوری۔ ملاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے ۰۰ ۱۴ مسلمان ملازموں نے جن میں بعض گزیٹڈ افسر بھی شامل ہیں۔ ہندو ایگزیکٹو انجنیئر کے تکلیف دہ اور اشتعال انگیز رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کئی بار اپنی شکایات حکام اعلیٰ کے پیش کی تھیں۔ مگر کوئی دادرسی نہ ہوئی۔ اور آخر مجبور ہو کر وہ مستعفی ہو گئے ہیں

نیویارک ۲۶ جنوری۔ گذشتہ سہ شنبہ کی رات چلی میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس سے تقریباً پندرہ ہزار آدمی ہلاک اور تقریباً اتنے ہی مجروح ہوئے۔ اس زلزلہ کا اثر ۵۰ میل کے رقبہ میں ہوا بیس شہر ویران ہو گئے۔ شہر چیلیا تو بالکل ہی تباہ ہو گیا ہے۔ ذرائع آمد و رفت مسدود ہیں۔

برلن ۲۶ جنوری۔ مقامی ریڈیو سٹیشن نے آل انڈیا مسلم لیگ کی فلسطین کے متعلق وہ قرارداد جو پٹنہ میں منظور ہوئی تھی عربی زبان میں براڈکاسٹ کی ہے جس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کا مسئلہ تمام عالم اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اگر برطانیہ نے عربوں کے مطالبات پورے نہ کئے تو مسلم لیگ تمام اسلامی ممالک کو برطانیہ کے خلاف کھڑا کر دے گی۔

انقرہ ۲۶ جنوری۔ ترکی کی نئی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ نیشنل اسمبلی کے عام انتخابات از سر نو عمل میں لائے جائیں۔ جو ۵۹ ایام تک جاری رہیں گے سابق وزیر اعظم جلال بایار کے استعفیٰ کے بعد رفیق سیدام نے وزارت مرتب کر لی ہے۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ قبائلی علاقوں کے متعلق ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ابھی پورا امن قائم نہیں ہوا۔ اگرچہ پہلے سے حالات بھی نہیں۔ احمد زئی قبائل پر پابندیوں کی وجہ سے مخالفانہ سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ چھاپوں اور چھپ کر گولیاں چلانے کی وارداتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بھی حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

پیرس۔ پریس نے اس تجویز کی پرزور حمایت کی ہے کہ سپین کے پناہ گزینوں کے لئے ایک علاقہ مخصوص کر دیا جائے

دہلی ۲۶ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے سیشن میں بجٹ پیش ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیرف بورڈ کی سفارشات کے باوجود فنانس ممبر کھانڈ پر مزید ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کریں گے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک وفد جو دو ممبروں پر مشتمل ہے فلسطین کانفرنس میں شمولیت کے لئے لنڈن پہنچ چکا ہے۔ آج اس نے وزیر مستعمرات برطانیہ سے ملاقات کی۔ اور فلسطین کے متعلق ہندوستان کا نقطہ نگاہ واضح کیا۔

گیا ۲۶ جنوری۔ آج یہاں یوم آزادی کے سلسلہ میں جب جھنڈا لہرایا جا رہا تھا تو ہندو طلباء نے جوش میں آ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس سے شہر میں بھی فرقہ وارانہ فساد شروع ہو گیا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں دریائے چناب کا رخ بدل جانے سے ضلع سیالکوٹ کے ۳۸ دیہات کے ذرائع آبپاشی بند ہو چکے ہیں۔ ان دیہات کے لئے حکومت نے ۱۹۴۳ء تک ۷۷۰ سالانہ کی تخفیف مالیہ میں کی ہے۔ ذرائع آبپاشی کی بحالی میں بھی اصلاح ہو رہی ہے۔

پراگ ۲۶ جنوری۔ چیکوسلواکیہ کے سب سے بڑے کیمیاوی کارخانہ کو جس میں دس ہزار سو تین مزدور کام کرتے ہیں۔ ایک جرمن فرم نے خرید لیا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ فنانشل کمشنر نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ عدالتوں میں ریکارڈ رکھنے والے افسروں کی کڑی نگرانی کا انتظام کیا جائے کیونکہ ہائیکورٹ کا خیال ہے کہ ریکارڈ رکھنے میں بہت لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔

روم ۲۶ جنوری۔ گذشتہ سال بیس ہزار اطالوی کسان لیبیا میں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ اس سال کے متعلق مسولینی کی تجویز ہے کہ ایک لاکھ اطالوی وہاں آباد ہوں۔

جبل الطارق ۲۶ جنوری۔ ہسپانوی پناہ گزینوں کو لے جانے والے برطانوی اور امریکن جہازوں پر باغی طیاروں نے شدت سے بم برسائے۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں انڈین ٹیرف امنڈمنٹ بل بغیر کسی ترمیم کے منظور ہو گیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں درآمد ہونے والے آٹے اور گیہوں پر ڈیڑھ روپیہ فی ہنڈرڈ ویٹ کے حساب سے محصول عائد کیا جائے۔ یہ تحریک کہ ۳۱ دسمبر تک آنے والے مال کو مستثنیٰ قرار دیا جائے مسترد ہو گئی۔

جبل الطارق ۲۶ جنوری۔ آج بارسلونا پر باغیوں کا قبضہ مکمل ہو گیا ہے اہل شہر نے فاتح فوج کا پرجوش استقبال کیا۔ سرکاری فوجیں فرانسیسی بندرگاہ پر جا پہنچی ہیں۔ کل ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ شہر کے ایک ایک انچ کے لئے جان توڑ مقابلہ کیا جائیگا لیکن آج ایک فائر کئے بغیر شہر باغیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اگیر یا کو جو فرانسیسی سرحد سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے نیا صدر مقام بنایا جائے۔

انقرہ ۲۶ جنوری۔ شاہ فاروق آف مصر کو خلیفہ بنانے کی خبر سن کر ترکی کے وزیر خارجہ نے ایک بیان دیا جس میں کہا کہ یہ سوال بے حد نازک ہے۔ اور اس وقت اس کے چھیڑنے سے اسلامی حکومتوں کو نقصان پہنچنا یقینی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر جنگ عنقریب مصر اور فلسطین کا دورہ کرنے والے ہیں۔

ناگپور ۲۶ جنوری۔ حکومت سی پی نے ودیا مندر سکیم نافذ کر دی ہے اور مسلمانوں نے سول نافرمانی شروع کر دی ہے چنانچہ آج خان بہادر نواب صدیق علی خان ایم ایل اے (سنٹرل) کی قیادت میں رضاکاروں کا ایک جتھہ سیکرٹیریٹ میں کام کرنے والوں کو اندر جانے سے روکنے کے لئے ستیہ گرہ کی غرض سے روانہ ہوا لیکن پولیس نے اسے احاطہ کے اندر نہ داخل ہونے دیا

پٹنہ ۲۶ جنوری۔ کل شام گڑھوا روڈ (ای۔ آئی۔ آر) کے قریب دو ریلوے انجنوں میں شدید تصادم ہوا جس کے نتیجہ میں سات اشخاص ہلاک اور تین شدید مجروح ہوئے۔

روم ۲۶ جنوری۔ آج پھر اٹلی نے فرانس کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس نے سپین کے معاملات میں کوئی ادنیٰ مداخلت بھی کی تو تین ہزار اطالوی والنٹیر سپین میں داخل ہونے کے لئے بالکل تیار کھڑے ہیں ایک سرکاری بیان بھی شائع ہوا ہے کہ روس یا فرانس نے کسی طریق پر بھی سپین کے معاملہ میں دخل دیا۔ تو اٹلی اپنے رویہ کے متعلق پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہے۔

ٹانک ۲۶ جنوری۔ گذشتہ شب ایک قبائلی لشکر نے موضع مانجی خیل جو یہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے لوٹ لیا اور جاتے ہوئے ایک ہندو کو بھی اٹھا کر لے گئے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی